Accession No. 2163

اِدارۂ امتحانات قرآن مجید و سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لال ٹیکری حیدرآباد دکن میں ایک ادارہ دار العرفان کے نام سے قائم ہے جو اسلامی علوم کی ترویج اور اشاعت کے سلسلہ میں گوناگوں مساعی کا حامل ہے اس ادارہ کے پیش نظر یہ مسئلہ بطور خاص موجود ہے کہ ایسے طلباء کے لئے جو سرکاری مدارس میں تعلیم پاتے ہیں ایسے مواقع پیدا کئے جائیں کہ بغیر کسی خاص بار کے وہ ضروری اور بنیادی اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ نہ پائے جائیں۔

سرکاری مدارس میں تعلیم پانے والے طلباء کا معیار تعلیم جب تک وہ تعلیم پاتے رہتے ہیں روز بروز بلند ہوتا جاتا ہے۔ اس چیز کے پیشِ نظر اس کی ضرورت ہمیشہ موجود رہتی ہے کہ وہ اپنے بڑھتے ہوئے معلومات کے ساتھ ساتھ دینی علوم میں بھی اپنا معیار بلند کرتے جائیں۔ سرکاری مدارس میں تعلیم پانے کی وجہ سے ان میں اتنی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ اکثر دینی کتب کا مطالعہ وہ بلا کسی استاد کی مدد کے خود کر لیں لیکن بالعموم اس چیز کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کسی امتحان کی تیاری کے لئے کتب کا مطالعہ نہ کیا جائے۔ دوسری طرف مذہبی درسگاہوں میں تعلیم پانے والے طلباء عام طور پر ان دینی علوم سے ناواقف رہتے ہیں جن کی تعلیم سرکاری مدارس میں دی جاتی ہے۔

اس لئے ایک ایسے امتزاج کی سخت اور فوری ضرورت ہے کہ مسلمان طلباء دینی اور دنیوی علوم سے حسب ضرورت واقفیت پیدا کریں۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے دار العرفان کے تحت ایک خالص امتحانی ادارہ قائم کیا گیا ہے جس کی جانب سے مختلف معیار کے امتحانات قرآن پاک۔ سیرت پاک۔ حدیث شریف اور دیگر اسلامی علوم کے مقرر کئے گئے ہیں۔

دار العرفان۔ لال ٹیکری۔ حیدرآباد دکن

مطبوعہ نیشنل فائن پرنٹنگ پریس

ہدیہ ۴ر

۱
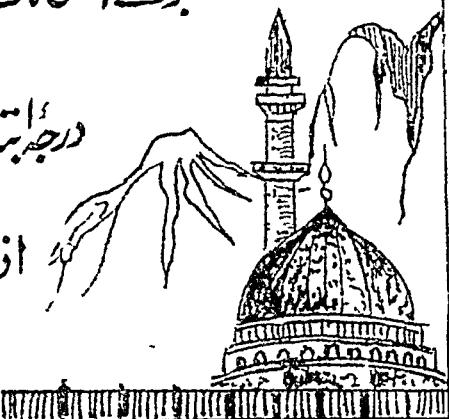
(ا) وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ

(ا) رسول تمہیں جس بات کا حکم دیں اُسے اختیار کرو۔

(ب) وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج

(ب) اور جس بات سے منع کریں اُسے چھوڑ دو۔

(پ ۲۸ ۔ س حشر ۔ ع ۱)

۲

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ ۲۱ ۔ س احزاب ۔ ع ۱۹)

تمہارے لئے رسول اللہ (کی زندگی) میں ایک عمدہ نمونہ (پیروی کے لئے موجود) ہے۔

۳

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (پ ۵ ۔ س نساء ۔ ع ۸)

جس نے رسول کی اطاعت کی یقیناً اس نے خدا کی اطاعت کی۔

اگر حدیث نہ ہوتی .....؟

رسولؐ دینِ خدا کا اگر نمونہ تھے
صحابہؓ دیکھنے والے تھے اس نمونہ کے
نبیؐ کا اسوۂ نہ پاتے جو ہم صحابہؓ سے
خدا کے حکم کو پھر کس طرح ادا کرتے؟
اگر حدیث نہ ہوتی تو آج کیا کرتے؟

(ماہرل خیرآبادی)

(۱)

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً
(عن عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ۔ بخاری)

میری دین کی جو بات بھی ہو اس کو دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ وہ ایک ہی بات ہو۔

(۲)

اَلَا لِیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ
(عن ابی بکرہ نفیع بن حارثؓ۔ بخاری و مسلم)

سُن لو! جو لوگ یہاں (اس مجلس میں) موجود ہیں وہ ان لوگوں تک جو یہاں موجود نہیں اس (میرے پیغام) کو پہونچائیں۔

(حضرت مصلح الدین سعدیؒ)

حدیث وہ ہے جسے قولِ مصطفےٰ کہئے
حدیث وہ ہے جسے فعلِ مجتبےٰ کہئے
سنائی دیتی ہے جب بھی صدائے "قال رسول"
تو جی میں آتا ہے، ہر بار مرحبا کہئے

زوالِ فکر و نظر ہے، حدیث کا انکار
بجز ضلالِ مبیں، اس کو اور کیا کہئے
حدیث اصل میں قرآن ہی کی ہے تفسیر
تو پھر حدیث کو قرآں سے کیوں جدا کہئے

ذلیل ہم ہیں تو ترکِ حدیث و قرآں سے
قصور اپنا ہے، غیروں کی کیا خطا کہئے
درود اُن پہ، صلوٰۃ و سلام ہو اُن پر
ابو البیان یہی بات پھر ذرا کہئے

(ابو البیان حماد)

قرآن و حدیث

ہے جس طرح قرآں کتابِ ہدایت
ہے سنت نبیؐ کی بھی بہرِ اطاعت
ہیں دونوں ہی الہام و وحیِ رسالت
تفاوت فقط اتنا ہے درحقیقت
کہ قرآن متلوا ہے یہ غیر متلو
ہیں نورِ ہدایت کے یہ دونوں پہلو

بشر اُس کے دستور پر چلتا کیوں کر؟
بنایا محمدؐ کو قرآں کا پیکر!
کیا فرض پھر اتباعِ پیمبرؐ
چلے ہر بشر جن کے نقشِ قدم پر
ہے ذاتِ رسالتؐ کیا تنویر اُسکی
ہیں اقوال و افعال تفسیر اُسکی

نمونہ تھی قرآں کا، ذاتِ رسالتؐ
تو سنت نبیؐ کی تھی، شمعِ ہدایت
تھی امت کو دنیا میں دونوں کی حاجت
جو کرتی رہی یہ سمجھ کر حفاظت
وہ مُصحف، اصولی قوانین کا ہے
یہ دفتر، نبیؐ کے فرامین کا ہے

(محمد نورالدین نیّر کوسوی)

مقامِ رسولؐ

پیمبرؐ کا بیاں، منشائے قرآں کی وضاحت ہے
زبانِ صاحبِ قرآںؐ، کلیدِ گنجِ حکمت ہے
حدیثِ مصطفےؐ، تفصیل ہے اجمالِ قرآں کی
کتاب اللہ کی تفسیر، پیغمبرؐ کی سیرت ہے
نبیؐ کی زندگی، ہے بہرِ اُمت اسوۂ کامل
رسول اللہؐ کا ہر فعل، منشورِ ہدایت ہے
پیمبرؐ کی اطاعت، فرض ہے ہر فردِ اُمّت پر
کتابِ پاک میں، اس امر کی پوری صراحت ہے

رُکو تم اُس سے ملتی ہو نہ سنّت سے سند جسکی
پکڑ لو اس کو دانتوں سے جو پیغمبرؐ کی سنّت ہے

کتاب اللہ، احادیثِ پیمبر، اسوۂ مرسل
یہی چیزیں ہیں جن کا نام اسلامی شریعت ہے
نبی کا فیصلہ، ہر مسئلہ میں قولِ فیصل ہے
خدا کے دین میں، ہر قول پیغمبر کا حجت ہے
یہ قرآں ایک دعوت ہے، پیمبر جس کا ہے داعی
یہ نقشہ ہے عمارت کا، نبی میرِ عمارت ہے
کتاب اللہ سے، کھلتی ہے رہ فکر و تدبر کی
مگر راہِ عمل میں، ایک مرسل کی ضرورت ہے
فقط توحید پر، کافی نہیں ایمان انساں کا
پئے تکمیلِ ایماں، شرطِ ایمانِ رسالت ہے
فرائض کا ادا کرنا، اوامر کا بجا لانا
کہاں سے اُن کو آئے گا، جنھیں انکارِ سنت ہے

ہمیشہ اہلِ حق عامل رہے قرآن و سنت پر
جو اس رستے پہ چلتا ہے اسی کا دیں سلامت ہے

ضیا محمد ضیا

۱۔ رسول اللہ کی ایک لڑکے کو ۵ نصیحتیں	
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا غُلَامُ اِنِّیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ :۔	۱۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لڑکے! میں تجھ کو چند باتیں سکھا دوں :۔
(۱) اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ	(۱) اللہ کے حکموں کی نگہداشت کر وہ تیری حفاظت کرے گا۔
(۲) اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ	(۲) اللہ کو یاد کر تو اسکو سامنے پائیگا
(۳) اِذَا سَئَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ	(۳) جب سوال کرنا تو اللہ ہی سے سوال کرنا۔

لے لڑکے یعنی حضرت عبد اللہ ابن عباس رضؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی جن کی عمر بوقت وصال آنحضرتؐ تیرہ سال تھی)

(۴) وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ	(۴) اور جب مدد چاہنا تو اللہ ہی سے مدد چاہنا۔
(۵) ا۔ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِاجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ۔	(۵) ا۔ اور جان لے کہ اگر ساری دنیا اس بات پر اتفاق کر لے کہ تجھ کو نفع پہونچائے تو تجھ کو کچھ نفع نہیں پہونچا سکتی مگر وہی جو اللہ نے تیرے لئے لکھدیا ہے
ب۔ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔	ب۔ اور اگر ساری دنیا اس بات پر اتفاق کرلے کہ تجھ کو نقصان پہونچائے تو تجھ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی مگر وہی جو اللہ نے تیرے لئے لکھدیا ہے۔
رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ (عن عبد اللہ ابن عباسؓ۔ ترمذی)	(کیوں کہ) قلم اٹھالئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔

ہدایت (۱) جب حدیث شریف شروع کریں تو قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) اولاً پڑھ لیا کریں اور طلباء کو بھی اسی طرح حدیثیں یاد کرائی جائیں بطور اشارہ "قال النبی" (فرمایا نبی نے) لکھدیا گیا ہے۔

(۲) بعض حدیثیں بڑی ہیں جن کا ہر ایک حصہ علٰحدہ حدیث تصور کرکے جوابات کے سلسلے میں درج کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً احادیث نمبر (۱، ۳، ۵، ۳۵)

۲۔ ارکان اسلام ۔ قَالَ النَّبِيُّ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ، (۱) شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۲۔ فرمایا نبیؐ نے اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر قائم ہے:۔ (۱) شہادت (یعنی اس بات کا دل سے اقرار) کہ سوائے (ایک) اللہ کے دوسرا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بلا شبہ اُس کے رسول ہیں۔

(۲) وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ

(۲) (پورے آداب و حقوق کی رعایت کرکے) نماز ادا کرنا۔

(۳) وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ

(۳) زکوٰۃ دینا۔

(۴) وَحَجِّ الْبَيْتِ

(۴) بیت اللہ کا حج کرنا۔

(۵) وَصَوْمِ رَمَضَانَ
(عن عبداللہ بن عمرؓ۔ بخاری ومسلم)

(۵) اور رمضان (شریف کے مہینہ) کے روزے رکھنا۔

۳۔ جامع دعا ۔ (ا) قَالَ النَّبِيُّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۔ (ا) فرمایا نبیؐ نے میں تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں۔

(ب) وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ

(ب) اور ہم تیری پناہ میں

تَ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عن ابی امامہؓ۔ ترمذی)

آتے ہیں۔ ہر اس چیز کی برائی سے جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔

۴۔ دعائے عافیت

قَالَ النَّبِيُّ اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

(عن ابی ہریرہؓ۔ ابن ماجہ عن انسؓ۔ ترمذی)

۴۔ فرمایا نبیؐ نے میں اللہ سے دنیا و آخرت دونوں میں عافیت مانگتا ہوں۔

۵۔ عمل کی بنیاد (ا)

قَالَ النَّبِيُّ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

(ب) وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى (عن عمرؓ۔ بخاری و مسلم)

۵۔ (ا) فرمایا نبیؐ نے سارے اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(ب) اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق ملے گا۔

۶۔ پسندیدہ عمل ـــــ قَالَ النَّبِيُّ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ۔

(عن ابی ہریرہؓ و عائشہؓ۔ بخاری و مسلم)

۶۔ فرمایا نبیؐ نے اللہ کے نزدیک سب عملوں میں وہ عمل زیادہ محبوب ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

۷۔ خاموشی بہتر کب؟

قَالَ النَّبِيُّ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

۷۔ فرمایا نبیؐ نے جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ۔

اُسے چاہئے کہ بات کہے تو اچھی کہے ورنہ خاموش ہی رہے۔

(عن ابی ہریرۃؓ ۔ بخاری و مسلم)

۸۔ نیک بات پر آمادہ کرنا کیسا؟

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔

(عن عقبہ بن عمرو انصاریؓ ۔ مسلم)

۸۔ فرمایا نبیؐ نے جس نے کسی کو نیک بات پر آمادہ کیا تو اس کے لئے اتنا ہی اجر ہے جیسا کرنے والے کو ملے گا۔

۹۔ غیر کیلئے بھی اپنی جیسی پسند۔

قَالَ النَّبِیُّ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (عن انسؓ ۔ بخاری و مسلم)

۹۔ فرمایا نبیؐ نے تم میں سے کوئی شخص (اس وقت تک پورا) مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی (مسلمان) کیلئے وہی (بات) پسند نہ کرے جو خود اپنے لئے کرتا ہے

۱۰۔ بے کار باتوں سے پرہیز۔

قَالَ النَّبِیُّ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ۔

(عن ابی ہریرۃؓ ۔ ترمذی وغیرہ)

۱۰۔ فرمایا نبیؐ نے آدمی کے اسلام کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ فضول و بیکار باتوں کو چھوڑ دے۔

۱۱۔ سادگی میں ایمان ۔۔۔

۱۱۔ فرمایا نبیؐ نے سنو! سنو!!

قَالَ النَّبِیُّ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ۔

(عن ایاس بن ثعلبہؓ ۔ ابو داؤد)

سادگی ایمان ہے سادگی ایمان ہے۔

۱۲۔ علم حاصل کرنا ضروری۔

قَالَ النَّبِیُّ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔

(عن انسؓ ۔ ابن ماجہ)

۱۲۔ فرمایا نبیؐ نے علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (اور عورت) پر فرض ہے۔

۱۳۔ قرآنی تعلیم

قَالَ النَّبِیُّ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔

(عن عثمان بن عفانؓ و علیؓ ۔ بخاری)

۱۳۔ فرمایا نبیؐ نے تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو (خود) قرآن (مجید) پڑھنا سیکھے اور (دوسروں کو) پڑھائے۔

۱۴۔ سیدھے جانب سے آغاز

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُهُ التَّیَمُّنُ فِیْ شَانِهٖ کُلِّهٖ فِیْ طُهُوْرِهٖ

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں سیدھے جانب سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے (مثلاً) پاکی میں۔

وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ

(عن عائشہؓ ۔ بخاری و مسلم)

کنگھا کرنے میں ۔ اور جوتا پہننے میں (نیز وضو، تیمم، غسل، کھانے، پینے کپڑے پہننے، حجامت، ناخن نکالنے سرمہ لگانے، مسواک کرنے اور مصافحہ کرنے میں)

۱۵۔ طہارت و صفائی

قَالَ النَّبِیُّ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔

(عن ابی مالک حارث بن عاصم اشعریؓ ۔ مسلم)

۱۵۔ فرمایا نبیؐ نے پاک صاف رہنا آدھا ایمان ہے ۔

۱۶۔ مسواک کس کی پسند؟

قَالَ النَّبِیُّ اَلسِّوَاكُ مُطْهِرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ۔

(عن عائشہؓ ۔ نسائی و بخاری)

۱۶۔ فرمایا نبیؐ نے مسواک منہ کو صاف رکھنے کا ذریعہ ہے (اور) اللہ کو پسند ہے ۔

۱۷۔ محبوب جگہ

قَالَ النَّبِیُّ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا۔

(عن ابی ہریرہؓ ۔ مسلم)

۱۷۔ فرمایا نبیؐ نے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہ مسجدیں ہیں ۔

۱۸۔ کہاں فرشتے نہیں؟

قَالَ النَّبِیُّ لَاتَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ اَوْتَصَاوِیْرُ۔

(عن ابی طلحہ رض۔ بخاری و مسلم)

۱۸۔ فرمایا نبی ؐ نے اُس گھر میں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔

۱۹۔ وقت کی پابندی اور نماز

اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ۔ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا۔

(عن عبداللہ بن مسعود رض۔ بخاری و مسلم)

۱۹۔ (میں نے پوچھا) کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔

۲۰۔ اُخوت

قَالَ النَّبِیُّ اَلْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ۔

(عن عبداللہ بن عمر رض۔ بخاری و مسلم)

۲۰۔ فرمایا نبی ؐ نے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

۲۱۔ حاجت پوری کیوں کریں؟

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ۔

(عن عبداللہ بن عمر رض۔ بخاری و مسلم)

۲۱۔ فرمایا نبی ؐ نے جو اپنے بھائی (مسلمان) کی حاجت پوری کرے گا، اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا۔

۲۲۔ مسلمان کون؟

قَالَ النَّبِیُّ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔

(عن عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بخاری و مسلم)

۲۲۔ فرمایا نبیؐ نے مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کی ایذا) سے مسلمان محفوظ رہیں۔

۲۳۔ سلام کرنے کا فائدہ

قَالَ النَّبِیُّ اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْئٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ۔ (عن ابی ہریرۃؓ۔ مسلم)

۲۳۔ فرمایا نبیؐ نے کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلا دوں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت ہو جائے وہ یہ کہ اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔

۲۴ پہلے ماں کا حق اور پھر؟

مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَۃِ۔

(۱) قَالَ اُمُّکَ ثُمَّ اُمُّکَ

(۲) ثُمَّ اَبَاکَ

(۳) ثُمَّ اَدْنَاکَ اَدْنَاکَ

(عن ابی ہریرۃؓ۔ بخاری و مسلم)

۲۴۔ (پوچھا گیا) اچھے برتاؤ کا کون زیادہ مستحق ہے؟

(۱) آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ (اس نے کہا پھر؟ آپؐ نے فرمایا) تیری ماں۔

(۲) (کہا پھر؟ فرمایا) تیرا باپ

(۳) (کہا پھر؟ فرمایا) جو سب سے زیادہ قریب ہو، جو سب سے زیادہ قریب ہو۔

۲۵۔ خالہ کا مرتبہ

قَالَ النَّبِیُّ اَلْخَالَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ۔

۲۵۔ فرمایا نبیؐ نے خالہ، ماں کے مرتبہ میں ہے۔

(عن براء بن عازبؓ ۔ ترمذی)

۲۶ چچا کس کے برابر؟

قَالَ النَّبِیُّ عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ۔

۲۶۔ فرمایا نبیؐ نے آدمی کا چچا اس کے باپ کے مانند ہے۔

(عن ابی ہریرۃؓ ۔ مسلم)

۲۷۔ بچے کو تربیت

کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ کَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(۱) یَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰہَ۔

۲۷۔ میں[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور پیالہ میں اِدھر اُدھر سے کھایا کرتا تھا۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا:۔

(۱) اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر[2]

---

[1] یعنی حضرت عمر بن ابی سلمہؓ (فرزند ام المومنین اُمِّ سلمہؓ سابقہ شوہر سے)

[2] یعنی بسم اللہ کہہ کر۔

(۲) وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ	(۲) سیدھے ہاتھ سے کھا۔
(۳) وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ	(۳) اور اپنے سامنے سے کھا۔
فَمَازَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ	پس اس کے بعد میں اسی طرح
(عن عمر بن ابی سلمۃؓ۔ بخاری و مسلم)	کھایا۔
۴۸۔ لڑکے کو رسول کے عطیہ سے محبت	۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی قسم کی کوئی چیز
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ	دی گئی۔ آپ نے اس میں سے
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ	تھوڑا سا پیا۔ آپ کے سیدھے
فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ	جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں
غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْاَشْيَاخُ	طرف بوڑھے لوگ تھے۔
فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ	آپؐ نے لڑکے[1] سے فرمایا کیا تم
اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟	مجھ کو اجازت دیتے ہو کہ یہ میں ان کو دیدوں (بوڑھوں کی طرف اشارہ کرکے)
فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللّٰهِ يَا	لڑکے نے عرض کیا یا رسول اللہ!
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ	میں آپ کے جھوٹے میں اپنے سوا

[1] یعنی حضرت عبداللہ بن عباسؓ

مِنْكَ اَحَدًا

فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ

(عن سہل بن سعدؓ۔ بخاری ومسلم)

کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ تو آپؐ نے اُس کے ہاتھ پر (اس پینے کی چیز کو) رکھ دیا۔

۲۹۔ پڑوسی کا حق ——

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِیْ جَارَهٗ۔

(عن ابی ہریرہؓ۔ بخاری ومسلم)

۲۹۔ فرمایا نبیؐ نے جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔

۳۰۔ رحم کیوں کیا جائے ——

قَالَ النَّبِیُّ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ۔

(عن جریرؓ۔ بخاری)

۳۰۔ فرمایا نبیؐ نے اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔

۳۱۔ شکریہ ادا کیوں کیا جائے؟ ——

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ۔

(عن ابی ہریرہؓ۔ احمد وترمذی)

۳۱۔ فرمایا نبیؐ نے جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

۳۲۔ کھانے اور پینے پر شکر

قَالَ النَّبِیُّ اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاکُلَ الْاَکْلَۃَ فَیَحْمَدُہٗ عَلَیْھَا اَوْیَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدُہٗ عَلَیْھَا۔

(عن انسؓ۔ مسلم)

۳۲۔ فرمایا نبیؐ نے بیشک اللہ تعالیٰ اس بندہ سے خوش ہوتا ہے جو کھانا کھائے تو اس کی تعریف کرے اور پانی پئے تو اس کی تعریف کرے۔

۳۳۔ نبیؐ کا محبوب کون؟

قَالَ النَّبِیُّ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا۔

(عن عبداللہ بن عمروؓ۔ بخاری)

۳۳۔ فرمایا نبیؐ نے تم میں وہ شخص میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

۳۴۔ شفقت وعزت

قَالَ النَّبِیُّ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیَعْرِفْ شَرَفَ کَبِیْرِنَا۔

(عن عمرو بن شعیبؓ۔ ابوداود، ترمذی)

۳۴۔ فرمایا نبیؐ نے وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔

۳۵۔ (ا) سچ اور جھوٹ کے راستے کدھر کدھر؟

قَالَ النَّبِیُّ اِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ۔

(ب) وَاِنَّ الْکَذِبَ یَهْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ

(عن عبد اللہ بن مسعودؓ۔ بخاری و مسلم)

۳۵۔ (ا) فرمایا نبیؐ نے سچ نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف ہدایت کرتی ہے۔

(ب) اور جھوٹ گناہوں پر آمادہ کرتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف لیجاتے ہیں۔

۳۶۔ حیا سراسر بھلائی ہے

قَالَ النَّبِیُّ اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّهٗ۔

(عن عِمران بن حصینؓ۔ مسلم)

۳۶۔ فرمایا نبیؐ نے حیا تو سب کی سب اچھی ہی ہے۔

۳۷۔ بھلائی سے محرومی کب؟

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ یُّحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ الْخَیْرَ کُلَّهٗ

(عن جریر بن عبد اللہؓ۔ مسلم)

۳۷۔ فرمایا نبیؐ نے جو شخص نرم عادت سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔

۳۸ - پہلوان کون؟ ——

قَالَ النَّبِی لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

(عن ابی ہریرہؓ - بخاری و مسلم)

۳۸ - فرمایا نبیؐ نے پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

۳۹ - اللہ کو نفرت کس سے؟

قَالَ النَّبِی اِنَّ اللہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ۔

(عن ابی درداءؓ - ترمذی)

۳۹ - فرمایا نبیؐ نے اللہ تعالیٰ فحش کہنے والے بدزبان آدمی سے نفرت کرتا ہے۔

۴۰ - دنیا کا آخری اخبار ——

قَالَ النَّبِی فَاِنَّ اَخْبَارَھَا (الارض) اَنْ تَشْھَدَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰی ظَھْرِھَا تَقُوْلُ عَمِلَ کَذَا وَکَذَا فِیْ یَوْمِ کَذَا وَکَذَا فَھٰذِہٖ اَخْبَارُھَا۔

۴۰ - فرمایا نبیؐ نے وہ (یعنی زمین) ہر بندے اور ہر بندی پر (قیامت کے دن) گواہی دیگی کہ میری پشت پر ایسے ایسے عمل کئے اور کہے گی کہ فلاں دن ایسا اور فلاں روز ایسا ہوا۔ یہی اسکی خبریں ہیں۔

(عن ابی ہریرہؓ۔ ترمذی)

درود شریف کی برکت۔

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔

(عن ابی ہریرہؓ۔ مسلم)

فرمایا نبیؐ نے جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔

اقوال ہیں، یہ صاحبِ خلقِ عظیمؐ کے

اے دوست! آ سناؤں حدیثیں حضورؐ کی
سننے کے بعد، اُن پہ عمل بھی ہے لازمی
اقوال ہیں، یہ صاحبِ خلقِ عظیمؐ کے
اللہ کے حبیبؐ، رسولِ کریمؐ کے

مومن وہ ہے، جو نفسِ شرارت پسند سے
اللہ کی رضا کے لئے کشمکش کرے

مومن وہ ہے کہ جس کا ہے کردار بہترین
رکھتا ہے جو کہ عادت و اطوار بہترین

اپنی زباں سے جھوٹ جو بولتا نہیں
کذب و دروغ کے لئے لب کھولتا نہیں

لوگوں کے جان و مال کو جس سے نہیں خطر
صلح و سلام و امن کا جو ہے پیامبر

یہ بھی حدیثِ حضرتِ خیر الانام ہے
شر و فساد اٹھانا برائی کا کام ہے

ظلم و جفا و جور سے پرہیز چاہئے
حق کے سوا بس اور سے پرہیز چاہئے

خلقِ خدا سے مہر و محبت کا ہو سلوک
انسانیت کا لطف و مروت کا ہو سلوک

دل میں کسی سے کینہ و بغض و حسد نہ ہو
کوشش یہی رہے کہ کوئی کارِ بد نہ ہو

چھوٹوں پہ شفقت اور بڑوں کا ادب کرو
اللہ سے فلاحِ دو عالم طلب کرو

جو کچھ بھی تم پسند کرو اپنے واسطے
تم کو پسند ہو وہی اوروں کے واسطے

اور یہ بھی آپؐ ہی کا ہے ارشادِ دلپذیر
سمجھو نہ اپنے دل میں کسی کو کبھی حقیر

ہمسایہ کو بھی اپنے نہ تکلیف دو کبھی
مہمان کی بھی چاہیئے توقیر لازمی

باتیں فضول لاؤ نہ ہر گز زبان پر
دیکھو! نہ حرف آنے دو مومن کی شان پر

پابند عہد کے رہو، وعدہ وفا کرو
ہر گز کسی کے ساتھ نہ مکر و دغا کرو

حافظ! سنی ہیں تو نے حدیثیں یہ کام کی
ہے لطف جب کہ ان کے مطابق ہو زندگی

دستورِ زندگی انھیں جس نے بنا لیا
اس نے نشان راہِ صداقت کا پا لیا

دنیا و آخرت میں وہی کامیاب ہے
مفتوح اُس کے واسطے رحمت کا باب ہے

(حافظ دھام پوری)

کتبہٗ محمد اصغر حیدرآبادی

فی الوقت جن امتحانات کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے ان کا اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:۔

امتحانات قرآنی

(۱) امتحان قرآنی	ابتدائی درجہ	ہر ایک امتحان حسب ذیل تین گروپ پر مشتمل ہے۔
(۲) امتحان قرآنی	تحتانی درجہ	
(۳) امتحان قرآنی	وسطانی درجہ	گروپ اول — قرآن خوانی
(۴) امتحان قرآنی	فوقانی درجہ	گروپ دوم — قرآن دانی
(۵) امتحان قرآنی	امتیازی درجہ	گروپ سوم — قرآن فہمی

درجہ امتیازی کے امتحان کے لئے قرآن مجید کے علاوہ دیگر آسمانی کتب سے متعلق بھی تقابلی سوالات رہیں گے

امتحانات سیرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم و تاریخ اسلام

(۱) امتحان سیرت النبیؐ	ابتدائی درجہ	ہر ایک امتحان حسب ذیل تین گروپ پر مشتمل ہے۔
(۲) امتحان سیرت النبیؐ	تحتانی درجہ	گروپ اول (سیر شمائل و اخلاق نبوی و تعلیمات اسلامی)
(۳) امتحان سیرت النبیؐ	وسطانی درجہ	گروپ دوم (حدیث شریف و نعت)
(۴) امتحان سیرت النبیؐ	فوقانی درجہ	گروپ سوم (تاریخ اسلام)
(۵) امتحان سیرت النبیؐ	امتیازی درجہ	امتیازی امتحان میں مضامین بالا کے علاوہ اسلامی علوم سے متعلق مضمون نگاری بھی رہیگی۔

امتحانات کے نصاب نامے

امتحانات قرآن مجید و سیرت النبیؐ کے تفصیلی نصاب نامے علیحدہ علیحدہ طور پر شائع ہوئے ہیں جو ادارۂ ہذا کے دفتر سے بہ ادائی ۱؎ فی نصاب نامہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

جنابِ والا کو

اسلامی علوم سے جو دلچسپی ہے اس کے مدنظر ادارہ ہذا کے اراکین یہ معلوم کرنے کے متمنی ہیں کہ جناب والا متذکرۂ ذیل کن صورتوں میں خاص طور پر ادارہ ہذا کے کام میں شرکت فرما سکتے ہیں۔

(۱) ادارہ ہذا کے امتحانات میں بطور خود یا اپنے عزیز و اقارب و احباب کی شرکت۔
(۲) امتحانات کی تیاری کے لئے کتب کی فراہمی لکچروں و تدریس کا انتظام۔
(۳) امتحانات میں امتیاز سے کامیاب ہونے والے امیدواروں کو ترغیبی انعامات۔
(۴) امتحانات کے لئے نئے مراکز کا قیام اور اپنے حلقہ اثر میں امتحانات کی تشویق و ترغیب۔
(۵) ادارہ ہذا کے استحکام اور توسیع کی غرض سے مالی و دیگر وسائل کی امداد۔

سابق صدر اولیں
محمد فیض الدین ایم۔ اے کنٹب مرحوم
وظیفہ یاب ناظم تعلیمات۔

معتمد ادارہ
علی الدین احمد

مہتمم امتحانات
میر محمد علی

صدر ادارہ
کرنل قاری بسم اللہ بیگ بی۔ اے
دفتر ادارۂ امتحانات قرآن و سیرت النبی
دار العرفان۔ لال ٹیکری (رجسٹر شدہ)
حیدرآباد دکن

نوٹ

ادارۂ دار العرفان کے نصاب یا مدرجات سابقہ امتحانات کے پرچہ جات جملہ امتحانات کے نتائج کی کاپیاں بہ ادائے قیمت حاصل کی جا سکتی ہیں اور دیگر تفصیلات ادارہ ہذا کے پتہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔